سینٹ جان جی اردن نے اپنے ون ایکٹ کھیل میں ایک سائنس دان (پروفیسر ہنری کوری) اور اُسکی بہن مسز میلڈن کا ذکر کیا ہے۔ مسز میلڈن کا خاوند اور بیٹا دُوسری جنگِ عظیم میں ایک بم کی نذر ہو چکے ہیں۔ پروفیسر ہنری کوری گھر کے ایک کمرے میں نئے بم کی تلاش کے لیۓ نت نئے تجربات میں مصروف رہتا ہے کہ جنگ کے وقت کو اور زیادہ کم کیا جا سکے۔ انسانوں کو اور زیادہ تیزی سے قتل کیا جا سکے۔ ———

——— آخر ایک دن پروفیسر ہنری کوری انتہائی خوشی کے ساتھ اپنی بہن کو بتاتا ہے کہ میں نے ایک ایسا بم ایجاد کیا ہے جو تھوڑے سے وقت میں بہت سے افراد کو ختم کر دے گا۔ اُسکی بہن مسز میلڈن اُسے کہتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم دشمن کی بہت ساری عورتوں کو میری طرح بیوہ کر دو گے۔ بہت سے بے گناہ بچے یتیم کر دو گے۔ میں تمہارا یہ فارمولا زمین پر گرا دونگی" پروفیسر کوری ہنس کر کہتا ہے۔" یہ تو میرے دماغ میں محفوظ ہے۔" اس پر میلڈن اپنے سائنس دان بھائی کی لیبارٹری کا ایک تیز دھار آلہ لے کر ہنری کوری کو ختم کر دیتی ہے۔ گویا وہ ایک سائنس دان سے اپنے خاوند اور بیٹے کی موت کا بدلہ لے لیتی ہے۔

سائنس نے بے شک انسان کی سہولت کے لئے بہت ساری کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ مگر صرف مادی حد تک۔ ان کے سماجی اور سیاسی مسائل حل کرنے میں کوئی کردار ادا نہیں کیا۔ بلکہ اسلحے کی نئی نئی ایجادات سے مسائل کو اور زیادہ اُلجھایا ہے۔ سائنس کے تحقیقی اُصول صرف اُس جگہ کام دے سکتے ہیں، جہاں مشاہدہ اور پیمائش کی جا سکے۔ اور ریاضی کے اُصولوں پر پرکھا جا سکے۔ انسانی اقدار سے سائنس کا دُور کا واسطہ نہیں، جرأت، انصاف، حوصلہ، ہمدردی، ایثار قربانی، دوستی، خلوص اور حب الوطنی جیسے جذبوں سے اسے کوئی سروکار نہیں۔ حالانکہ یہ اقدار ایک اچھی سوسائٹی کے لئے لازمی ہیں۔ جہاں تک مادّی ترقّی کا تعلّق ہے بے شک انسان چاند کی تسخیر میں کامیاب ہو گیا ہے۔ مگر دوسری طرف زمین کے اِس خطّے پر ایک مؤثر بین الاقوامی سوسائٹی بنانے میں ناکام رہا ہے۔ روس اور امریکہ کی اسلحہ کی دوڑ نے انسانی معاشرے میں خوفناک حد تک بدامنی کو فروغ دیا ہے۔ فلسطین۔ لبنان۔ کشمیر۔ ویت نام۔ بنگلہ دیش (مشرقی پاکستان) قبرص۔ فلپائن کمپوچیا اِس بات کا زندہ ثبوت ہیں کہ آج کل کے نام نہاد مہذب شہری اور خوبصورت وحشی انسان نے آزادیٔ رائے۔ جمہوریت۔ سوشلزم۔ مساوات۔ انسانی حقوق کے نام پر انسان اور انسانیت کا گلا گھونٹنے میں کیا کردار

(بقیہ صفحہ ۶۶ پر)

خطاب : سید عطاء المحسن بخاری

مرتب : محمد طاہر لدھیانوی

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نگہبانِ شریعت ہیں

ابنِ امیرِ شریعت سید عطاء المحسن بخاری نے جولائی ۱۹۸۹ء میں جامع مسجد کچہری بازار فیصل آباد میں شبانِ اہلِ سنت کے ایک اجتماع سے خطاب فرمایا تھا۔ اس کا ایک اہم اقتباس نذرِ قارئین ہے (ادارہ)

اسلام کے خلاف کفر ہر محاذ پر متحد ہے۔ مگر افسوس ہے کہ دینی جماعتیں انتشار و افتراق کا شکار ہیں۔ کچھ علماء، بیگم بے نظیر کے ساتھ ہیں اور کچھ نواز شریف کے ہم قدم ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ملک کے اندر سیاسی اسلامی قوت کے غلبہ کے لئے علماء کرام کیا رول ادا کر رہے ہیں؟ جمہوریت کے لئے کوشاں رہنما اسلام کی کوئی خدمت نہیں۔ اب تو ہر باشعور آدمی اس حقیقت کا برملا اظہار کرتا ہے کہ جمہوریت ایک مستقل نظام ریاست ہے، جو اسلام کے نظامِ ریاست و حکومت کے سراسر خلاف ہے۔ ان دو نظاموں کو یکجا کرنا اسلام کو خلط ملط کرنے کے مترادف ہے۔ جمہوریت ”ظلم ہے اور اس کا قرآن و سنت اور اجماعِ صحابہ سے کوئی تعلق نہیں۔ ہمیں اسلام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی قربانیوں کے صدقہ میں حاصل ہوا ہے۔ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنی زندگیوں کا تمام حُسن اور دُنیا کی تمام راحتیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر دینِ اسلام کے لئے قربان کرکے دنیا کے جابر و ظالم حکمرانوں کو زیر کیا اور اسلام کا پرچم بلند کیا۔ اسلام اپنے ماننے والوں سے وقت، مال اور جان کے ایثار کا مطالبہ کرتا ہے۔ اصحابِ رسول علیہم السلام دینِ اسلام کے امین اور نبی علیہ السلام کی سنت و شریعت کے نگہبان ہیں جب ”اہلِ حق“ ہونے کے دعویدار ہی صحابہ کرام خصوصاً سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو تنقید کا نشانہ بنائیں تو یہ اُن پر اللہ کے عذاب کی نشانی ہے۔ جو لوگ صحابہ کرام کو برحق اور معیارِ حق مانتے ہیں اُنہیں سیدنا ابوسفیان سیدنا امیر معاویہ، سیدنا یزید بن ابوسفیان، سیدنا مغیرہ بن شعبہ، سیدنا مروان بن حکم، سیدنا نعمان بن بشیر، سیدنا ولید بن عقبہ، سیدنا عمرو بن عاص، سیدنا عبداللہ بن عمر، سیدنا عبداللہ بن عباس اور سیدنا عبداللہ بن زبیر کی شخصیات فیصلوں اور رائے کا احترام کرنا ہوگا۔ اور اپنی دراز زبانوں کو لگام دینا